رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا واحد اخبار

نور

یھدی اللہ لنورہٖ من یشآء

ہر ماہ کی ۷/۱۳ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر سردار محمد یوسف

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا (۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا (۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۳
ششماہی ۲
سرپرستوں سے ۱۰
سالانہ امراء سے ۵
ممالک غیر سے
صرف ۸ شلنگ

جلد ۲۶	اخبار نور قادیان دارالامان مؤرخہ ۱۳ اگست ۳۷ء مطابق ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ	نمبر ۲۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت پر سکھوں کے چوٹی کے فاضلوں کا زبردست تبصرہ

سردار بہادر بھائی ارجن سنگھ صاحب آف باگڑیاں کے خاندان کے لئے تمام سکھوں کے دلوں میں بہت احترام ہے۔ سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ جی آف نابھہ کے متعلق سب سکھ مانتے ہیں کہ دو سو سال کے عرصہ میں سکھوں میں کوئی ایسا زبردست فاضل پیدا نہیں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت (پوتر جیون) پر ان ہر دو بزرگوں کا زبردست ریویو درج ذیل ہے:۔

"گورو جی کا قول ہے کہ سعید الفطرت لوگ ہی اپنے بزرگوں کا ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ مذہبی رہنماؤں کے پُر از نصائح اعمال و اقوال بنی نوع انسان کیلئے بہترین رنگ میں رہنمائی کا موجب ہوتے ہیں۔ دنیا میں جسقدر رہبر گزرے ہیں سب کی کوشش مخلوق خدا کی اصلاح رہی ہے، اور انکے پند و نصائح سے فائدہ اٹھانا ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ ایڈیٹر صاحب اخبار نور کی گورمکھی میں لکھی ہوئی پوتر جیون نامی کتاب کو ہم نے بغور پڑھا ہے اس میں حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تاریخی حالات اور وقتاً فوقتاً جو انہوں نے اپدیش اور نصیحتیں کیں اور بے شمار ازالہ شکوک وغیرہ قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب سے لیکر نہایت بہترین رنگ میں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے گورمکھی والوں اور پنجابی بھائیوں کو اسلام کے متعلق پورا پورا علم اور واقفیت ہو سکتی ہے۔ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خدا پر کامل بھروسہ، قوت ارادی کی مضبوطی۔ اور مصائب میں بے نظیر صبر۔ اور ان تھک تبلیغی سعی۔ اور اعلیٰ تدبر وغیرہ صفات حسنہ۔ غیر معمولی رنگ میں قابل تعریف ہیں۔ علم دوست لوگ اور متلاشیان حق کو اس گرنتھ کے پڑھنے کیلئے ہم خاص طور پر سفارش کرتے ہیں۔"

دستخط:۔ (سردار بہادر) بھائی ارجن سنگھ جی رئیس باگڑیاں۔

دستخط:۔ (سردار بہادر) بھائی کاہن سنگھ جی نابھہ۔

سائز ۲۲×۲۹/۱۶ صفحات ۵۵۰ جلد سنہری۔ کاغذ اعلیٰ قیمت ۱۰/ کاغذ رسمی ۸/ محصولڈاک علاوہ

گورمکھی دان سکھوں اور ہندوؤں کو دینے کے لئے بے نظیر روحانی تحفہ ایک صاحب ہمت دوست کی فیاضی سے کچھ جلدیں سکھوں اور ہندوؤں میں محض محصولڈاک کے وصول ہونے پر مفت دیجائیں گی۔ محصولڈاک ۶/ اگر ٹکٹوں کی صورت میں بھیجا جائے تو فائدہ رہیگا۔ جنکی درخواستیں پہلے آئیں گی انہیں ترجیح رہے گی۔

ملنے کا پتہ مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اذان اور سکھ

پنجاب کے جن دیہات میں سکھوں کی آبادی زیادہ ہے۔ وہاں اس روشنی کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کا کافی قریباً قافیہ تنگ ہے اور تو اور ان بیچاروں کو اذان تک دینے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اذان کیا ہے؟ پرماتما کی مہما اور پرماتما کی بھگتی کی طرف بلاوا یعنی خدا کی بڑائی کا اظہار اور اس کی عبادت کے لئے دعوت اذان میں کوئی گالی نہیں۔ کوئی بم کا گولا نہیں۔ پھر یہ کسی کو بری لگے تو کیوں؟ اور تو اور جس جگہ کی اکثریت اقلیت کے لئے خدا کی عبادت کے دروازے بھی بزور بازو بند کرتی ہے۔ اس سے بڑھ کر تنگ دلی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اس ذہنیت کی موجودگی میں ہم سوراج کا مطالبہ کس منہ سے کر سکتے ہیں؟ اور پھر حیرت تو یہ ہے۔ کہ سکھ صاحبان ایسا کر کے اپنے گورو صاحبان کے ارشاداتِ عالیہ کے بھی خلاف جا رہے ہیں۔ مثلاً شری گرنتھ صاحب مارو محلہ ۹ صفحہ ۱۰۸۳ پر یہ لکھا ہے:-

خدا ایک سمجھ دے او بانگاں

یعنی خداوند تعالےٰ کو ایک تسلیم کرتے ہوئے باآواز بلند اذان دو۔ اس سے بڑھ کر اذان کے حق میں اور کونسا تائیدی ارشاد ہو سکتا ہے۔ اذان اس سے شروع ہوتی ہے۔ کہ خدا سب سے بلند ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کے بغیر اور کوئی وجود عبادت کے قابل (پوجنے یوگ) نہیں ہے۔ گویا گورو صاحب نے شری گرنتھ میں جو یہ لکھا ہے "خدا ایک سمجھ دے او بانگاں" یہ اذان کے اس مذکورۃ الصدر حصہ کی طرف ہی توجہ دلائی ہے مجھے تعجب اور حیرت ہے کہ گورو صاحب کے اس صریح ارشاد کی موجودگی میں سکھ اذان کی مخالفت کا یارا کیسے کرتے ہیں۔ پھر شری گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱۰۰ میں گورو صاحب یہ ارشاد فرماتے ہیں:-

روجا۔ بانگ۔ نماز۔ کتیب بن بجھے جاسی

یعنی بغیر روزہ۔ اذان نماز اور قرآن مجید کے عمل کے روز قیامت تم سے سخت باز پرس ہو گی۔ اب اس شلوک میں نہ صرف یہی کہ روزہ۔ اذان نماز اور قرآن مجید کو اچھا کہا گیا ہے۔ بلکہ اس پر عمل کرنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ اور بغیر اس کے سزا کا سزاوار قرار دیا گیا ہے۔ اگر سکھ صاحبان یہ کہیں کہ گورو صاحبان کے یہ احکام سکھوں کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ہیں۔ اوّل تو ایسا نہیں۔ اگر میں سکھوں کی خاطر یہ تسلیم بھی کر لوں تو پھر کیا اس کا یہ نتیجہ ہونا چاہیئے کہ سکھ اذان اور نماز سے مسلمانوں کو بزور بازو روکیں۔ کیا وہ ایسا کر کے گورو صاحب کے ارشاد کی صریح خلاف ورزی نہیں کر رہے۔ یقیناً کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عوام سکھ شری گورو صاحبان کے ان اقوال مبارکہ سے واقف نہ ہوں۔ کیا پڑھے لکھے سکھوں کا یہ فرض نہیں ہے؟ کہ وہ عوام ناواقف سکھوں کو شری گورو صاحب کے اس پاکیزہ اور سنہری تعلیم سے آگاہ کریں۔ اگر پڑھے لکھے سکھ ایسا کرتے تو یقیناً سکھوں اور مسلمانوں میں اس معاملہ کے متعلق آج اسقدر آزردگی اور کشیدگی و تنفر نہ ہوتا۔ بلکہ یہ ہر دو ہمسایہ اقوام بڑے امن و چین کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گذارتے۔

میں نے سنا ہے کہ دیہاتی سکھ بوجہ عدم ناواقفیت کے اذان کو دشنام اور اپنے حق میں ایک مہلک چیز سمجھتے ہیں۔ لہٰذا میں اس جگہ ٹھیٹ پنجابی میں اذان کا ترجمہ دیتا ہوں۔ دیہات میں رہنے والے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس ترجمہ کو اپنے ناواقف ہمسایہ سکھوں کو بار بار پڑھ کر سنائیں۔ ترجمہ درج ذیل ہے

اللہ اکبر۔ کرتار سب تھوں وڈا ہے۔ میں
گواہی دیندا ہاں کہ پرماتماں تھیں بناں
ہور کوئی پوجنے یوگ نہیں۔ میں گواہی دیندا
ہاں کہ شری جگت گورو محمدؐ جی مہاراج پرماتما
دے بھیجے ہوئے ہن۔ بھگوان دی بھگتی
واسطے آؤ۔ آؤ سپھلتا پاؤ۔ کرتار سب
تھیں وڈا ہے۔ اس واہگورو تھیں بناں
ہور کوئی پوجنے یوگ نہیں۔ پراتاکال
(صبح) دی بانگ دے ویلے آؤ سپھلتا پاؤ۔
کے بعد جو شبھ (عمدہ) شبد (الفاظ) اچارن
کیتے جاندے ہن۔ اوہناں دے ارتھ ایہہ
ہن پر ایشور دی بھگتی نیند نالوں چنگی ہے۔

اس اذان کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی ذات سب سے بلند ہے۔ بغیر اس ہستی باری تعالےٰ کے اور کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ کیونکہ اسی کی عبادت فلاح اور نجات کا موجب ہے۔

اب سکھ ہی بتلائیں کہ اس میں کون سی گالی۔ کونسا بُرا کلمہ اور کون سا بم کا گولہ ہے۔ جس کے راستہ میں آپ لوگ روک ہو رہے ہیں۔ حالانکہ شری گورو گرنتھ صاحب توحید اور خدا کی عبادت کا جس قدر حامی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ جیسا کہ شری گورو گرنتھ صاحب کے اس شلوک سے ظاہر ہے۔

کبیر سپنے ہوں بڑرائے کے جہیں مکھ نکسے رام
تا کے پگ کی پاہنی میرے تن کا چام

شری گرنتھ صاحب کا یہ ارشاد ہے کہ اگر خواب میں بھی کسی کی زبان سے اللہ کا نام نکلے تو اس پر ہزار جان سے قربان ہو ہو جانا چاہیئے۔ اگر ایسے شخص کے پاؤں کی جوتی میرے چمڑے سے بن سکے تو یہ میری خوش قسمتی ہو گی۔ اس جگہ دیکھئے کہ گورو صاحب خدا اور خدا کے نام اور اس کی عبادت کو کس قدر ترجیح دیتے ہیں۔ کہ اگر کوئی خواب میں بھی خدا کا نام لے۔ تو میں اس پر ہزار جان سے نثار ہونے کے لئے تیار ہوں۔ حالانکہ اذان میں تو عمداً خاص عقیدت اور پریم اور اخلاص سے لوگوں کو خدا کی پوجا کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس صورت میں گرنتھ صاحب کے ماننے والوں کا جو فرض ہو سکتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ جہاں سکھ صاحبان نہایت شردہ اور عقیدت سے شری گورو گرنتھ صاحب کے سامنے اپنا سر جھکاتے ہیں۔ وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ شری گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم پر بھی عمل کریں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ گورو صاحبان کی ارواح عمل پر ہی خوش ہو سکتی ہیں۔ نہ کہ محض سر جھکانے پر۔ گورو صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تعلیم تو یہ چاہتی تھی۔ کہ اگر مسلمان نماز یعنی خدا کی بندگی میں غفلت کرتے۔ تو یہ سکھ ان کی غفلت کو دُور کرنے کا موجب بنتے۔ نہ یہ کہ نماز کے راستہ میں روک پیدا کر کے خدا کی عبادت سے دُور لے جانے کا ذریعہ ہوتے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت کچھ سکھ دربار میں فریادی ہوئے۔ کہ مسلمان اذان دیتے ہیں جس سے ہمارے چونکے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے مسلمانوں کو اذان دینے سے منع کیا جائے۔ مہاراجہ صاحب نے مسلمانوں اور ان کے مولوی کو دربار میں بلایا۔ اور حکم دیا کہ دربار میں اذان دو۔ اور اس کے معنے تبلاؤ۔ تاکہ معلوم کیا جائے کہ اس میں کون سی بات بھرشٹ کرنیوالی ہے جب مولوی نے اذان دی اور اس کے معنے تبلائے تو مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے تو اس میں کوئی بُرا کلمہ اور عیب نظر نہیں آتا۔ مگر پھر بھی سکھوں کا اصرار تھا کہ اس سے ہمارے چونکے بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس پر مہاراجہ صاحب نے مسلمانوں سے کہا کہ تم دن میں کتنی دفعہ اذان دیتے ہو۔ اور کس غرض کے لئے دیتے ہو۔ مسلمانوں نے جواب دیا کہ دن میں پانچ دفعہ۔ اور لوگوں کو خدا کی بھگتی کے واسطے بلانے کے لئے۔ تاکہ لوگوں کو خبر ہو جائے اور وہ وقت پر خدا کی بندگی کے لئے مسجد میں پہنچ جائیں۔ یہ سُن کر مہاراجہ صاحب نے سکھوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ آج سے مسلمان اذان نہیں دیں گے۔ مگر تم سکھ لوگ پانچوں وقت مسلمانوں کے گھروں میں جا کر اطلاع دے دیا کرو۔ کہ وہ نماز کے لئے مسجد میں پہنچ جائیں۔

فیصلہ معقول تھا۔ مگر سکھ دو روز بھی اسے نہ نبھا سکے۔ اور دوسرے دن ہی دربار میں آکر عرض کیا۔ کہ مسلمان بے شک مسجد میں اذان دیں۔ ہماری طرف سے کوئی روک نہیں۔ سکھوں کے لئے شری مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کا بہترین نمونہ موجود ہے ان کی ریاست میں اذان کی کوئی ممانعت نہیں۔ مذہبی فرائض کی ادائیگی میں وہاں مسلمانوں کو اتنی ہی آزادی ہے جتنی کہ کسی مسلمان ریاست میں ہو سکتی ہے۔ بعض سکھ یہ عذر پیش کرتے ہیں۔ کہ جہاں مسلمانوں کی زیادہ آبادی ہے۔ وہاں سکھوں کو جھٹکا کی ممانعت ہے۔ گو شری گرنتھ صاحب کی تعلیم جھٹکا کی چنداں حامی نہیں جیسا کہ شری گرنتھ صاحب کے ان شلوکوں سے ظاہر ہے

الجھیا کھا کا کُٹھا بکرا کھاتا
چونکے اوپر کسے نہ جاتا
چونکے اُوپر آن بیٹھے کوڑ آر
مت بھٹے وے مت بھٹے۔
ایہہ اَنہہ اساڈا پھٹے
تن پھٹے پھیٹ کریں
تن جھوٹے چلی بھریں

یا جیسا کہ جنم ساکھی کلاں صفحہ ۴۵ سے شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے طرزِ عمل سے نمایاں ہے۔ مگر ہمیں ان باتوں کی طرف نہیں جانا چاہئے۔ اگر سکھ جھٹکا کھاتے ہیں تو بشوق کھائیں۔ اور جو مسلمان اس کے راستہ میں روک بنتے ہیں۔ یقیناً وہ اسلامی تعلیم کے برخلاف جا رہے ہیں۔ اگر جھٹکا منع ہے تو مسلمانوں کے لئے نا کہ سکھوں کے لئے تو پھر ہم روک کیوں نہیں۔ کیا سمجھ دار سکھ بھی اپنے دیہاتی سکھ بھائیوں کو یہ تلقین کر سکیں گے کہ وہ اذان اور نماز میں مسلمانوں کے راستہ میں روک نہ بنیں۔ اگر معقول پسند سکھ اس طرف توجہ کر سکتے۔ تو آج دیہاتی سکھوں کی ذہنیت بہت کچھ بدلی ہوئی ہوتی۔

مسلمانوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ سکھوں کو بار بار اذان کا ترجمہ سنائیں۔ تاکہ وہ اس سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔ کہ اذان میں کوئی بُری بات نہیں۔ آج سے چند سال پہلے میں نے اذان کا گورمکھی ترجمہ پانچ ہزار کی تعداد میں سکھ دیہات میں شائع کیا تھا۔ اس کا اثر نہایت ہی اچھا پڑا تھا۔ اگر مسلمان ہمت کر کے کم از کم ایک لاکھ کی تعداد میں اذان کا گورمکھی ترجمہ سکھ دیہات میں شائع کر سکیں۔ تو خدا کے کرم سے اس کا اثر نہایت ہی مفید ہو سکتا ہے۔ اور اذان کے معاملہ میں جو آئے روز سکھ دیہات میں سکھوں اور مسلمانوں میں سر پھٹول اور جنگ و جدال ہوتی رہتی ہے اس کی بہت حد تک اصلاح ہو سکتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان ہر دو ہمسایہ اقوام کے تعلقات خوشگوار بن سکتے ہیں ❊

شذرات

وزراء کی تنخواہیں

معلوم ہوا ہے کہ کیبنٹ کے کانگرسی وزرار پانچ سَو ماہوار تنخواہ لیں گے۔ یہ پانچ سو روپیہ ماہوار ایک وزیر کے لئے کم ہے۔ کم از کم دو سو روپیہ تو کار کے لئے چاہئے۔ کیونکہ ایک وزیر کے لئے کار کا رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح کئی ایک سوشل دعوتیں پیش آجاتی ہیں۔ کم از کم تنخواہ ایک ہزار روپیہ ہونی چاہئے۔ جہاں ایک وزیر کی تنخواہ تین یا چار ہزار ماہوار بہت زیادہ ہے۔ وہاں پانچ سو روپیہ بہت کم ہے۔ آخر کانگرسی وزرار کو اپنی تنخواہیں ضروریات سے مجبور ہو کر پانچ سو سے زیادہ کرنی پڑیں گی۔ بہتر ہو کہ ابھی سے ایک ہزار کر دیں۔

ہندوؤں کی ہمت

سیٹھ جگل کشور برلا نے دہلی کے سناتن دھرم مندر کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ روپیہ دان دیا ہے۔ پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کو اپنے مذہب اور مندروں سے اتنی زیادہ محبت نہیں۔ یہ نہیں کہ مسلمانوں میں مال داروں کی کمی ہے۔ نسبت کے لحاظ سے مسلمانوں میں بھی کم مال دار نہیں ہیں۔ مگر مسلمان ہنگامی کاموں میں شاید کچھ جرأت دکھلا دیں۔ مگر پائیدار اور مستقل کاموں میں جرأت کی کمی ہے۔ مفید کاموں میں دیا ہوا روپیہ کبھی ضائع نہیں جاتا۔ بلکہ وہ ٹھکانے لگتا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمان بھی اپنی مفید انسٹی ٹیوشنوں اور دیگر کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ورنہ جو قوم کسی مفید کام میں حصہ نہیں لیتی۔ صرف یہی نہیں کہ وہ اس مفید حس سے محروم ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس قوم میں مفید کام کرنیوالے بھی ناپید ہو جاتے ہیں۔

ہمت کا اور نمونہ

۱۱ر جولائی کا پرکاش لکھتا ہے کہ کانپور کے سیٹھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پدماپدنے ۷۵ ہزار روپیہ ہندی کی ترقی کے لئے دیا ہے"۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ قوم اپنے کلچر میں ترقی نہ کرے۔ کیا مسلمانوں میں بھی کوئی ایسا صاحب دل ہے جو اردو کی ترقی کے لئے یکمشت ۷۵ ہزار تو الگ چالیس پچاس ہزار ہی دے سکے۔ حالانکہ اردو جو اپنے اندر خوبیاں رکھتی ہے وہ اظہر من الشمس ہیں۔ بہت حد تک اردو مسلم تمدن کا مددگار ہے۔ ایک اردو دان کے لئے اسلامی تعلیم اور اسلامی کتب سے آگاہ ہونا نسبتاً آسان ہے۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تمدن کی حفاظت ہو تو ہمیں اردو کی حفاظت سے قطعاً غافل نہ ہونا چاہئیے

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

۱۲ جون کا شیر پنجاب لکھتا ہے کہ "اکبر بادشاہ گوئندوال میں گورو ارجن دیو کے پاس آیا۔ اور گورو ارجن دیو کے کہنے پر سب پنجاب کا مالیہ معاف کر دیا۔" مالیہ کی رقم لاکھوں نہیں کروڑوں تک ہوتی تھی۔ یہ سکھوں کی کس قدر خاطر داری ہے کہ محض گورو ارجن دیو کے کہنے پر مسلمان بادشاہ نے بخوشی اپنے کروڑہا روپیہ کا نقصان کر لیا۔ جس کے نتیجہ میں سکھ مذہب بہت بڑھا۔ اور پھولا۔ کیونکہ گورو ارجن دیو کے اس کام سے عوام پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اور بکثرت ہندو زمیندار اور دیگر لوگ گورو ارجن دیو کے مرید بنے۔ غور کیجئے! کہ یہ مسلمان بادشاہوں کا سکھوں پر کتنا بڑا احسان ہے۔ پھر تعجب اور حیرت کہ بدنام بے چارے مسلمان۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے سکھوں پر بڑی زیادتیاں کیں۔ در اصل یہ ایک ہوشیار قوم کا پراپیگنڈا ہے۔ جو سکھوں پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ اگر سکھ اس شرارتی پراپیگنڈا کے اثر کے نیچے نہ آتے تو آج سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات بہت اچھے ہوتے۔ اب بھی اگر سمجھدار سکھ توجہ کریں۔ تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔

شنکر اچاریہ کے جانشین کی شادی

۱۱ جولائی کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "ڈی۔ پی ونود ایم۔ اے جو شری شنکر اچاریہ ڈاکٹر کرتکوٹی کے جانشین ہوں گے۔ کی شادی مسٹر و بنوا بھینکر ایم۔ اے۔ بی ٹی سنسکرت سکالر و لیکچرار گورنمنٹ ٹریننگ کالج پونا سے ہوئی۔ اس موقعہ پر سری شنکر اچاریہ موجود تھے۔ اور انہوں نے بعد میں شادی کے مقاصد پر تقریر کی۔"

ہندوؤں میں روحانی نقطہ خیال سے وہی شخص بہتر سمجھا جاتا ہے۔ جو شادی نہ کرائے۔ اور تمام عمر مجرد رہے معلوم نہیں کہ شنکر اچاریہ کے جانشین کی صورت میں اس اہم روحانی شق کو کیوں نظر انداز کیا گیا۔ کیا کوئی ہندو یا آریہ اخبار نویس اس امر پر روشنی ڈالے گا؟

ودوا آشرم کے نام کا ناجائز فائدہ

۱۱ جولائی کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "آٹھ جولائی کو پولیس نے لکھنؤ کے ایک "کوٹھی خانہ" کو جسے "آشرم" کا نام دیا جاتا ہے کا سراغ لگایا۔ یہ آشرم شہر کے ایک نہایت بارونق حصہ میں واقعہ ہے۔ آشرم کے منتظمان لڑکیوں کا اغوا کرتے اور ان کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ رجسٹروں وغیرہ سے جو پولیس نے آشرم سے برآمد کئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس آشرم سے کئی لڑکیوں کی خرید و فروخت ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں پانچ عورتیں اور تین مرد حراست میں لے لئے گئے ہیں۔"

آشرم کے نام سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے کرتا دھرتا ہندو ہیں۔ اگر کوئی مسلمان کسی ہندو عورت کا اغوا کرے تو ہندو پریس آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے۔ مگر اس آشرم کی آڑ میں کوٹھی خانے کھول کر سینکڑوں عورتوں کا مستقبل خراب کیا جا رہا ہے۔ مگر ہندو پریس ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اس لکھنے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ میں کسی کہلانے والے مسلمان غنڈے کی حمایت کر رہا ہوں میرے نزدیک غنڈہ خواہ ہندو ہو یا مسلمان قابل نفرت ہے۔ اسے جتلانے سے صرف یہ مطلوب ہے۔ کہ جب تک ہندو اور ہندو پریس ہندو غنڈوں کی حرکات پر بھی اعلانیہ نفرت کا اظہار نہیں کریں گے۔ تب تک ہندو قوم اس بدی کی اصلاح نہیں کر سکے گی۔

عورت کا دان

ضلع ہنزدہ (دبرما) کے قصبہ چون میں ایک بوڑھا تارک الدنیا بدھ سادھو رہتا تھا۔ جو بیس سال سے آبادی سے باہر مندر میں پوجا پاٹ اور ریاضت میں اپنا وقت گذارتا۔ اپنے دستور کے مطابق قصبہ کے مرد اور عورتیں اپنے بچوں سمیت روزانہ اس کے درشن کرنے جاتے۔ اتفاق سے ان میں سے ایک عورت جس کا نام ماپھو تھا بے حد خوبصورت تھی جس پر سادھو صاحب فریفتہ ہو گئے۔ ایک دن سادھو جی نے راہبانہ طور پر عورت کے خاوند کو فرمایا کہ تم نے گوتم بدھ کے نام پر بہت سی خیرات کی ہے۔ مگر میں تم سے خیرات میں ایک چیز اور چاہتا ہوں۔ اگر تم میری یہ آخری تمنا پوری کر دو گے تو نجات پا جاؤ گے۔ اس پر خاوند نے آمنا و صدقنا کہا۔ اس پر سادھو جی عورت کے خاوند کو مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ کیا تمہیں میری پاک بازی پر اعتراض ہے۔ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اس پر تارک الدنیا مہاتما نے نہایت دلیری سے یہ کہا۔ کہ اپنی عورت مجھے دان دے دو۔ اس کار خیر کے لئے مہاتما بدھ کی روح تم پر بہت خوش ہوگی۔ پہلے تو خاوند چیں بہ جبیں ہوا۔ مگر آخر کار سادھو مہاتما کے منتروں نے اسے رام کر لیا۔ دوسرے دن ہی سادھو مہاتما مع اس عورت کے چلتے بنے۔

جن لوگوں نے ہندوستان کے مذہبی لٹریچر کو پڑھا ہے۔ انہیں راجہ ہری چندر کا قصہ یاد ہوگا۔ مگر یہ سب پراچین کال یعنی قدیمی زمانہ کی باتیں تھیں اس روشنی کے زمانہ میں اس کا ارتکاب تعجب اور حیرت سے خالی نہیں ہے۔ اگر غور سے کام لیا جائے تو ان باتوں کی طرف دیکھ کر بے ساختہ اللّٰھم صل علی محمد زبان سے نکل جاتا ہے جن کے ظہور پرنور کے بعد ایسے برے افعال کا قلع قمع ہوا۔ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" جہاں بھی مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ ایسی باتوں کا ارتکاب نہیں پاؤ گے۔ اور جہاں مسلمانوں کی آبادی نہیں یا برائے نام ہے وہاں ایسی حرکات کا ارتکاب کبھی کبھی ہوتا رہتا ہے۔

صحیح مساوات کہاں ہے

مسٹر اے۔ وی راماسوامی مدراس کے مشہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈر رہیں۔ عید میلاد النبی کے موقعہ پر آپ نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے چھوت چھات کی مذمت کی۔ اور ہریجنوں کو یہ مشورہ دیا کہ "اگر تم مساوات یا مساویانہ حقوق انسانیت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو مسلمان ہو جاؤ۔ کیونکہ جو مذہب دنیا میں حقیقی اخوت پیدا کرنے میں کامیاب ہوا وہ صرف اسلام ہی ہے۔"

شری ستا سوامی کی راست بازی اور اخلاقی جرأت قابل داد۔ اور ہریجنوں کے لئے بہترین مشورہ اور رہنمائی ہے۔ کیونکہ اسلام ہی کی یہ تعلیم ہے کہ اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ یعنی تم میں وہی زیادہ معزز اور مکرم ہے جو نیک اعمال میں بڑھا ہوا ہے۔ مضائقہ نہیں خواہ وہ کوئی ہو۔ یہ اسلام کی کیسی سنہری تعلیم ہے۔ یہ نہیں کہا کہ اکرمکم عند اللہ سیدکم بلکہ اتقا کو ترجیح دی۔ یعنی جو بھی نیکوکار ہو وہی معزز اور مکرم ہے۔

غیر مذاہب میں تبلیغ

اس سے قبل ۶۴ روپے اس فنڈ میں جمع تھے۔ جس کی تفصیل ۱۷ ؍ جولائی کے نور میں دی جا چکی ہے۔ اس کے بعد حسب ذیل رقوم وصول ہوئیں۔ جناب منشی محمد عبداللہ صاحب ۷ روپے ۱۲ ؍ آنے۔ جناب بابو عبدالرزاق صاحب ۴ روپے۔ جناب مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی ایک روپیہ ۴ ؍ آنے۔ میزان ۷۷ روپے۔ حسب ذیل اشخاص کے نام حسب ذیل تبلیغی لٹریچر مفت بھیجا گیا۔ لالہ سنام صاحب ایم۔ اے فاضلکا۔ قرآن مجید کا ہندی ترجمہ مع محصول ڈاک ۳ روپے۔ جناب لالہ بھجنا رام صاحب معالج چشم موگا ہندی ترجمہ۔ جناب پنڈت جیون رائے صاحب سب جج کانگڑہ ہندی ترجمہ۔ مہاشہ چنی لال صاحب سیکرٹری آریہ سماج بلرام پور ہندی ترجمہ۔ بابو منوہان پرشاد سودیشی اوشدھالیہ گونڈہ ہندی ترجمہ۔

حسب ذیل دوستوں کے نام فرقان حمید کے گورمکھی ترجمہ کی ایک ایک کاپی بھیجی گئی۔ جس پر مع محصولڈاک فی کاپی ۳ روپے خرچ آئے ہیں۔ سردار نرائن سنگھ صاحب نمبردار سکنہ برج لینار۔ سردار جیون سنگھ صاحب محرر راجہ اسکھ والا۔ سردار رنبیر سنگھ صاحب وکیل فاضلکا۔ سردار ٹھاکر سنگھ صاحب مینیجر آئیس فیکٹری فاضلکا۔ ڈاکٹر کرتار سنگھ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن فاضلکا۔ مولوی محمد رفیق صاحب مبلغ فاضلکا۔ سردار جوگندر سنگھ صاحب سب انسپکٹر کھنہ۔ یہ کل بارہ (۱۲) کاپیاں ہندی و گورمکھی تراجم کی بھیجی گئیں۔ بحساب ۳ روپے مع محصول ڈاک ۳۶ روپے بنے۔ حسب ذیل اشخاص کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت بھیجی گئی:۔ بذریعہ مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ۔ سردار جگت سنگھ صاحب سب جج نوشہرہ۔ لالہ برج لال صاحب وکیل نوشہرہ۔ لالہ رام ناتھ صاحب وکیل نوشہرہ۔ سردار دلیپ سنگھ صاحب ٹھیکیدار نوشہرہ۔ اور بھائی سوداگر سنگھ صاحب لہر کے ڈاکخانہ سیالکا ضلع امرتسر۔ ان پانچ کاپیوں کی قیمت بحساب ۱۰ ؍ آنے فی کاپی ۳ روپے ۲ ؍ آنے۔ اور چار کاپی کا محصول ڈاک ایک روپیہ ۴ ؍ آنے۔ ۳۶ روپے قرآن مجید کے گورمکھی و ہندی تراجم کے جن کی تفصیل اوپر دی جا چکی ہے یہ جملہ ۴۰ روپے ۶ ؍ آنے ہوئے۔ فنڈ میں جمع ۷۷ روپے سے ۴۰ روپے ۶ ؍ آنے منہا کرنے کے بعد باقی ۳۶ روپے ۱۰ ؍ آنے رہے۔ یہ ظاہر کر دینا بیجا نہ ہوگا کہ یہ بہترین اور ٹھوس تبلیغی لٹریچر اصل لاگت سے بھی کم قیمت پر دیا جا رہا ہے۔ پوتر جیون (گورمکھی سیرت) کا حجم ۵۵۰ صفحے جلد سنہری ہدیہ صرف ۱۰ ؍ آنے۔ قرآن شریف کا ہندی و گورمکھی ترجمہ حجم ۸۰۰ صفحات سائز بڑا۔ جلد سنہری ہدیہ صرف دو روپے۔ سیرت پر گھر کی لاگت ایک روپیہ سے کچھ زیادہ۔ اور ایسے ہی ہندی و گورمکھی تراجم پر گھر کی لاگت فی کاپی قریباً پانچ روپے ہے۔ مگر محض تبلیغی نقطۂ خیال سے یہ مقدس تبلیغی لٹریچر اصل لاگت سے بھی کم قیمت پر دیا جا رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ دوست یہ ٹھوس تبلیغی لٹریچر خرید کر نہایت وسیع پیمانہ پر غیر مذاہب میں تقسیم کریں۔ اگرچہ ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔ مگر فرقان کریم کی مطہر تعلیم۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عالیہ اور اخلاق حسنہ سے غلط فہمیوں میں مبتلا دور افتادہ لوگوں کو آگاہ کرنا۔ یقیناً یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ اور آج غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کی جس قدر اشد ضرورت ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور یہ پاکیزہ لٹریچر تبلیغ اسلام کے فرائض کو جس احسن طریق سے پورا کر رہا ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ جس قدر اس مفید لٹریچر کی زیادہ اشاعت ہوگی۔ انشاء اللہ اسی قدر غیر مذاہب میں تبلیغ کا دروازہ وسیع ہوتا جائے گا۔ لہٰذا دوستوں کو اس کار خیر میں اعانت کے لئے دامے درمے قدمے سخنے سعی بلیغ سے کام لینا چاہیئے

مفید ٹریکٹ مفت

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جناب خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔ اے وکیل گوڑگانوہ کو جو نہایت خاموشی کے ساتھ بہترین اور ٹھوس خدمت اسلام بجا لا رہے ہیں۔ اسوقت آپ تائید اسلام میں کئی مفید ٹریکٹ لکھ کر مفت تقسیم کر چکے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اس سلک کا پندرھواں موتی رسالہ "یار غار" کے نام سے شائع کیا ہے۔ جیبی تقطیع ۱۳۶ صفحات۔ لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ۔ اس میں سلیس اور دلکش الفاظ میں خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی لکھے گئے ہیں۔ ان حالات کو پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ ان خدا کے بندوں کو خدا پر کس قدر زبردست بھروسہ تھا۔ خطرناک سے خطرناک مشکلات جن کے تصور سے ہی ایک کمزور دل انسان کانپ اٹھتا ہے۔ مگر یہ خدا کے پیارے طوفان میں چٹان تھے۔ بلا شبہ ایسے بزرگانِ کرام جو اپنے اندر اسلام کا حقیقی نمونہ رکھتے ہیں کے حالات پڑھ کر جو ایمانی مضبوطی اور تازگی اور روحانیت حاصل ہوتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اگر کسی نے مختصر اور جامعہ تحریر کا نمونہ دیکھنا ہو۔ تو وہ خانصاحب موصوف کی تحریر کو دیکھیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس ٹریکٹ میں دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ تو یہ عین مناسب ہوگا۔ یہ نہایت ہی کارآمد رسالہ پتہ ذیل پر ایک آنہ کا ٹکٹ محصولڈاک بھیجنے سے مفت مل سکتا ہے۔

پتہ:۔ خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے وکیل گوڑگانوہ۔ پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین میں مسلمانوں کی موجودہ حالت

قاہرہ کی جمعیۃ الرابطہ الاسلامیہ نے جو ۱۹۳۲ء میں قائم کی گئی تھی تمام دنیا کے مسلمانوں کے حالات پر خطبات کا انتظام کیا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی اس انجمن کی مجلسِ عاملہ کے ایک چینی رکن محمدؐ ما چین کے وہ دو خطبے ہیں جو موصوف نے چینی مسلمانوں کے متعلق جولائی ۱۹۳۲ء میں دئیے تھے۔ اور جو اب ایک مستقل رسالہ کی شکل میں "چین میں اسلام کی تاریخ اور چینی مسلمانوں کے حالات پر ایک مبسوط نظر" کے عنوان سے شائع ہو گئے ہیں۔ ان خطبات میں مندرجہ ذیل دس ابواب قائم کئے ہیں:۔

۱۔ اسلام کب اور کیونکر چین میں پہنچا۔
۲۔ اسلام اور چینی مذاہب کا موازنہ۔
۳۔ اسلام کے متعلق چین کے بڑے بڑے آدمیوں کی رائیں۔
۴۔ چینی مسلمانوں کی مذہبی حالت۔
۵۔ تعلیمی اور تمدنی حالت۔
۶۔ سیاسی حالت۔
۷۔ اقتصادی حالت۔
۸۔ معاشرتی حالت۔
۹۔ چینی مسلمانوں کے انحطاط کے اسباب اور ان کا علاج۔
۱۰۔ الازہر قاہرہ کے مقابلہ میں چینی تبلیغی انجمنوں کا مقابلہ۔

چینی مسلمانوں کی مذہبی حالت

چین کے مسلمان فاصلہ کی درازی کے باعث دنیائے اسلام سے بالکل علیحدہ رہتے آئے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے ان کے مذہبی عقائد اپنی اصلی شکل میں محفوظ ہیں۔ اور ان پر عوام کی توہم پرستی یا چین کے دوسرے فرقوں کا اثر نہیں پڑا ہے۔ وہ اولیاء اللہ کی کرامتوں کے قائل ہیں۔ مگر ناقص تعلیم کی وجہ سے وہ ان اولیاءؒ کو تقرب الی اللہ کا وسیلہ نہیں بنا سکتے۔ وہ اپنے ولیوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں جو پہاڑوں میں واقع ہیں دفن کرتے ہیں۔ ان کے مقبروں پر کتبے نہیں ہوتے۔ قبروں پر لوگ صرف جمعہ کے روز اور رمضان کی پہلی تاریخ کو جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کر کے ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

چینی مسلمان النسفی کی شرح العقائد کا نہایت احترام کرتے ہیں۔ وہ ان تمام باتوں کو جو اس کتاب کے خلاف ہوں مسترد کر دیتے ہیں۔ یا کم از کم شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہ سب لوگ حنفی مذہب کے پیرو ہیں۔ پنج وقتہ نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے ان کے ہاں مطلق اجازت نہیں۔ وہ سردی اور بارش کے موسم میں بھی فجر کی نماز کے لئے علی الصبح لالٹین لے کر مسجدوں کو جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ نماز میں قرآن پاک کی آیات عربی زبان میں تلاوت کرتے ہیں۔ خواہ مفہوم ان کی سمجھ میں آ کے یا نہ آئے۔ اذان اور جمعہ کا خطبہ بھی عربی زبان میں ہوتا ہے۔ جو عموماً سمجھ میں نہیں آتا۔ اس کی تلافی کے لئے امام جمعہ کی نماز سے پیشتر یا بعد میں چینی زبان میں بھی خطبہ دے دیتا ہے۔

رمضان کے مہینہ میں مرد۔ عورت اور بچے سب روزہ رکھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ توبہ اور عبادت بہ نسبت اور مہینوں کے رمضان میں زیادہ مقبول ہوتی ہے۔ یونان کے صوبہ میں رمضان کے مہینہ میں لوگ افطار کے لئے مسجد کے دروازہ پر غروب آفتاب سے کچھ پہلے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد ایک دوسرے کو اپنے گھروں میں کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ بعض صوبوں میں روزہ دار ساتھ بیٹھ کر مسجد میں ہی کھا لیتے ہیں۔ اس کھانے کے مصارف کچھ دولتمند احباب ادا کرتے ہیں۔ اور خود دستر خوان میں شرکت کرنے والے مسافروں سے کچھ نہیں لیا جاتا۔

اونچے مذہبی اداروں کے طلباء۔ مسافروں۔ بوڑھوں کی مدد کا بڑا ذریعہ آمدنی زکوٰۃ کی رقم ہے۔ قربانی کے جانوروں کی کھالوں اور صدقات کی رقم سے بھی جو مسجدوں کے صندوقچوں میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ تو کوئی آمدنی ہو جاتی ہے۔ یونان کے صوبہ میں مسلمان کاشتکار اپنی پیداوار کا دسواں حصہ طلباء کے اخراجات کے لئے خوشی سے دے دیتے ہیں۔

فاصلہ کی درازی۔ سفر کی دشواری۔ اور اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے چینی مسلمان حج کے لئے بہت کم جاتے ہیں۔ تاہم ان مشکلات کے باوجود بعض لوگ سفر حج کے لئے روپیہ جمع کر لیتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر صوبہ قنصو کے ہوتے ہیں۔

تعلیمی اور تمدنی حالت

چین میں اسلامی تہذیب پست حالت میں ہے۔ اگر آپ کسی چینی مسلمان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی۔ آپ کے اخلاق۔ اور اسلام کے بنیادی حقائق و قوانین کی نسبت سوال کریں تو آپ کو تشفی بخش جواب نہیں ملے گا۔ اس کے اسباب حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ عربی زبان کی دشواری۔
۲۔ تعلیم کے ناقص طریقے۔
۳۔ اسلام پر جو کتب لکھی گئی ہیں۔ ان کے ترجموں کی کمی۔
۴۔ کتب حوالہ کی کمیابی۔
۵۔ اپنے دوسرے ہم مذہبوں سے چینی مسلمانوں کی دوری۔
۶۔ دوسرے مسلمانوں کی بے پروائی۔

چینی مسلمان عربی زبان کا احترام جو قرآن و حدیث کی زبان ہے اپنی قومی زبان سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔ تاہم وہ اسے یورپی زبانوں سے بھی زیادہ مشکل پاتے ہیں۔ مذہبی تعلیم کے ناقص نظام سے زبان کی دقت اور طلبہ کی بد دلی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ مسلمان بچے مسجدوں کے مدرسوں میں چند سال تک تعلیم پاتے ہیں۔ وہاں وہ ہجے کرنا اور کلمہ طیبہ سیکھنے کے بعد قرآن پاک کی سورتیں حفظ کرتے ہیں اس تعلیم سے فارغ ہو کر کچھ لڑکے زراعت شروع کر دیتے ہیں۔ اور کچھ تجارت بقیہ ثانوی مدارس میں چلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں۔ جہاں وہ اشتقاق الفاظ صرف و نحو اس کے تعلقات سیکھتے ہیں۔ بہت سے لڑکے کافی استعداد پیدا ہونے سے قبل ہی گھبرا کر پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ جو طلبار ثانوی تعلیم ختم کر لیتے ہیں وہ اعلیٰ مدارس میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جہاں وہ پانچ بڑی کتب پڑھتے ہیں۔ اس نصاب کی طویل مدت ہوتی ہے۔ اور بہت کم لڑکے اسے دس سال میں ختم کرتے ہیں۔ اگرچہ حال ہی میں اس نصاب میں تخفیف کر دی گئی ہے۔ جب کوئی طالب علم قابل اطمینان طور پر اپنی کتاب ختم کر لیتا ہے۔ تو عید الفطر یا عید الضحیٰ کے روز اساتذہ اسے مسجد میں سب کے سامنے آہونگ کی سند دیتے ہیں۔ جو شیخ کے مترادف ہے۔ اور فارسی لفظ آخوند سے ماخوذ ہے۔

اس نصاب تعلیم کے متعدد نقائص ہیں۔ مثلاً سلسلہ درسیات کی درازی۔ جو مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا کافی نہ ہونا عربی زبان سے بہت تھوڑی واقفیت طلبار میں زیادہ اونچے درجوں کی کتابوں کے سمجھنے کی لیاقت نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ اپنا عموماً مفہوم تحریر یا تقریر کے ذریعہ اہل عرب کو سمجھا سکتے ہیں۔ دوسری طرف وہ خود اپنی قومی زبان میں کمزور پائے جاتے ہیں۔ اور علاوہ ان کے جنہیں اسلامی اداروں میں تعلیمی یا تبلیغی کام مل جاتے ہیں۔ اکثر اپنے لئے کوئی وسیلۂ معاش حاصل کرنے سے بھی عاجز رہتے ہیں۔

یونان کے مسلمان قائدوں نے یہ حالت دیکھ کر اپنے صوبہ کا پایہ تخت یونان فو کی سب سے بڑی مسجد میں ایک مدرسہ علوم عمرانی قائم کیا ہے۔ جس میں مذہبی علوم اور جدید مضامین کے علاوہ۔ عربی۔ چینی اور انگریزی زبانوں اور جدید سائنس میں تیزی کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں۔ لیکن عربی زبان اور دینیات میں وہ قدیم الاسلامی مدارس سے ابھی تک پیچھے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مدت محدود اور مضامین متعدد ہیں۔ نیز عربی اور دینیات کی تعلیم کے طریقے اب تک ویسے ہی ناقص ہیں جیسے پہلے تھے۔ اس مدرسے کے مہتمم صاحبان معیار کو بلند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

علمار کا مبلغ علم محدود ہے۔ مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے ان کی واقفیت مذہب کے بنیادی اصول فقہ۔ علم کلام اور مذہبی لٹریچر اس کے متعلق ناکافی ہیں۔ اس لئے ان کے وعظ اور خطبے یا زیادہ اسرائیلی روایات پر مبنی ہوتے ہیں۔ جن لوگوں نے غیر مذہبی تعلیم حاصل کی ہے وہ اگر مذہبی مسائل یا اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ان موضوعوں پر کافی کتب نہیں ملتیں۔ کیونکہ تفسیر۔ حدیث اور فقہ کی کتابوں کے ترجمے موجود ہی نہیں ہیں۔

چین میں پہلے عربی کتب قلمی ہوتی تھیں۔ اور طلبار اپنی ضرورت کے مطابق ان سے نقل کر لیتے تھے۔ سب سے پہلے عربی کتب جو چین میں طبع ہوئیں۔ وہ مافیو کو کے لکڑی کے ٹائپ کی چھپی ہوئی تھیں۔ باہر سے عربی کی کتابیں صرف پچھلے تیس برس میں آئی ہیں۔ ان میں زیادہ تر قسطنطنیہ اور بمبئی سے آئی ہیں۔ اور حال ہی میں کچھ مصر سے بھی آئی ہیں۔ چین میں کوئی عربی کتب خانہ نہیں ہے۔ اور عربی کتابیں گراں قیمت ہیں۔

جمہوریہ کے قیام تک چینی مسلمانوں نے غیر مذہبی تعلیم سے دلچسپی نہیں لی۔ اس کے بعد انہوں نے چینی کلچر کی ضرورت محسوس کی۔ اور مسجدوں اور ملک کے مختلف حصوں میں ابتدائی مدارس قائم کرنے شروع کئے۔ ان مدارس کی تنظیم سرکاری مدارس کی طرز پر کی گئی۔ پھر وزارت تعلیم کی منظوری سے ایک ثانوی مدرسہ پیکنگ میں اور دوسرا یون نان میں قائم کیا گیا ہے۔ ان مدارس کا بڑا نقص یہ ہے۔ کہ ان میں نہ تو مذہبی تعلیم ہوتی ہے اور نہ اسلامی آداب و ارکان کی پابندی کی جاتی ہے۔

ساحل کے چینی مسلمان اہل عرب و ایران کی اولاد ہیں۔ اور شمالی چین کے مسلمانوں کے مورث مشرقی ترکستان اور ایران کے رہنے والے تھے۔ یہ لوگ نقل مکان کر کے چین میں آباد ہو گئے۔ مگر ان کے تعلقات اپنے اصلی وطنوں سے عرب تاجروں کے ذریعے جو چینی بندرگاہوں میں آیا کرتے تھے قائم رہے۔ لیکن گذشتہ پانچ صدیوں میں مشرق یعنے عربوں کی تجارت بند ہو جانے سے چینی مسلمان اپنے غیر ملکی بھائیوں سے منقطع ہو گئے چینی حجاج عربی زبان میں گفتگو نہیں کر سکتے تھے۔ نہ انہیں اسلامی حکومتوں کی مذہبی تمدنی۔ اور سیاسی تحریکوں سے آگاہی تھی۔

جنگ عمومی کے دوران میں چینی مسلمانوں نے جب سُنا کہ مسلمان عیسائیوں کے مقابلہ میں فتحیاب ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ لیکن جب انہیں اطلاع ملی کہ واقعہ برعکس ہے تو ان کو یقین نہ آیا۔ اور وہ یہ سمجھے کہ یہ خبر عیسائیوں کی اڑائی ہوئی ہے۔ وہ سعد زاغلول۔ عبد الکریم۔ مصطفےٰ کمال۔ ابن سعود محمد علی۔ رضا خاں اور دوسرے مشہور لیڈروں سے ناواقف تھے۔ جب غازی کمال مصطفےٰ کمال نے اپنے دشمنوں پر فتح پائی۔ تو چینی مسلمانوں نے ان کی بہت کچھ تعظیم و تکریم کی۔ اور یونان میں بعض خطیبوں نے ان کے نام کے خطبے بھی پڑھے۔ لیکن جب انہوں نے خلافت کو منسوخ کر دیا۔ اور ترکی حکومت کو ایک غیر مذہبی حکومت بنا دیا۔ تو خطبوں میں ان کا ذکر بھی موقوف ہو گیا۔ آج خطبوں میں صرف مشرق و مغرب کی ملت اسلامیہ کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر دنیائے اسلام نے چینی مسلمانوں کی طرف کچھ بھی توجہ کی ہوتی۔ تو آج اس مضرت رساں علیحدگی کا وجود نہ ہوتا۔ اور چین میں اسلامی کلچر اتنی پستی تک نہ اتر آتا۔ ہم نے علمائے کرام میں سے کسی کو چین میں سیاحت کرتے ہوئے نہیں سُنا۔ جس طرح وہ سال بسال مختلف جماعتوں میں یورپ یا امریکہ کی سیاحت کرتے رہتے ہیں۔

شیخ عبد الرحمٰن وانگ ہاؤلان نے استنبول جا کر سلطان عبد الحمید خاں ثانی سے ملاقات کی۔ اور سلطان نے ۱۹۰۷ء میں ان کو شیخ علی رضا اور شیخ حافظ حسین کے ساتھ ایک مشن پر روانہ کیا۔ یہ شیخ پکنگ کی مسجد ننگ چیہ میں درس دیتے تھے۔ مگر نہ معلوم کس وجہ سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چینی مسلمانوں کو کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوا۔ یہ حال کا پہلا واقعہ تھا جو اس طویل علیحدگی کے بعد قائم ہوا تھا۔ لیکن دونوں شیوخ کے ترکی واپس چلے جانے پر یہ تعلق پھر منقطع ہو گیا۔ اس کے بعد شاہ فواد نے چین کے اسلامی کلچر کی طرف توجہ کی اور شیخ عبد الرحیم ماسنگ ننگ کی درخواست پر الازہر کے دو شیوخ کو چین جانے کا حکم دیا۔ یہ حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت پاپینگ کے مسلم نارمل سکول میں درس دے رہے ہیں۔ اور چین کے طلباء ہر حصہ سے آن کر درسوں میں شریک ہوتے ہیں۔

چینی اور ایرانی حکومتوں کے درمیان ایک دوستانہ اور تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور ایک ایرانی کونسل چین میں بلایا گیا ہے۔ ترکی اور چین کے درمیان بھی ایک معاہدہ اتحاد جلد ہونے والا ہے۔ چینی مسلمانوں اور ان کے غیر ملکی بھائیوں کے درمیان کامل اتحاد کچھ بہت دُور نہیں ہے۔

سیاسی حالت

اس حصہ میں مصنف نے دسویں صدی سے انیسویں صدی تک چینی مسلمانوں کی سیاسی حالت پر تبصرہ کیا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ انہیں کس حد تک آزادی حاصل ہے۔ اور ان کے کتنے بڑے آدمیوں نے سلطنت کی خدمت کی۔ یہ بھی دکھایا ہے کہ سترھویں اور انیسویں صدیوں میں مسلمانوں کی طرف سے جو بغاوتیں رونما ہوئیں وہ تشدد مذہبی کے سبب سے نہ تھیں۔ بلکہ خاندانِ منچو کے سیاسی انقلاب کا نتیجہ تھیں۔

جب جمہوریہ قائم ہوئی جو دستورِ حکومت میں اعلان کیا گیا کہ چینی قوم پانچ ملتوں پر مشتمل رہے۔ جن کی رعایت سے قومی علم میں پانچ رنگ رکھے گئے ہیں۔ جمہوریہ نے پانچوں ملتوں کے لئے مذہبی آزادی اور مساوات قائم کی۔ مسلمانوں کو اس حد تک اپنے مذہبی اور دنیوی مفاد کے تحفظ کا بہت کم موقع ملا تھا۔ سات سال کے اندر حکومت نانکنگ نے اس علم کو منسوخ کر دیا۔ اور اس کی بجائے ایک دوسرا علم جاری کیا۔ جس میں صرف تین رنگ تھے۔ گورنر نے اعلان کیا کہ اگر غیر چینی ملتیں چینی قوم سے علیحدہ ہو کر آزادی اور خود مختاری حاصل کرنا چاہیں گی تو ان کی مدد کی جائے گی۔ حکومت نانکنگ کے نزدیک خاص چین کے مسلمان اصلی ہان (چینی) ہیں۔ اور ان میں اور بقیہ ہان میں مذہب کے سوا اور کوئی فرق نہیں۔ اس مسئلہ پر مسلمانوں میں دو جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ ایک حکومت کی ہم خیال ہے۔ اور دوسری اس کی مخالف۔ اکثریت موخر الذکر کی ہے۔

حکومتِ نانکنگ نے اپنی اس خواہش کا اعلان کیا تھا۔ کہ چین میں اسلام کی روشنی خود بخود پھیلتی رہے۔ اور مسلمان اور خوم ہان کے درمیان شادیاں ہوتی رہیں لیکن خدا کو یہ منظور نہ تھا۔ مسلمانوں کا دینی جذبہ ان کے قومی جذبے سے زیادہ قوی ہے۔ جہاں وطن پرستی مذہب کے مخالف نہیں ہوتی۔ وہاں اپنے ملک کے فدائی ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں دونوں جذبات کا تصادم ہوتا ہے وہاں وہ اپنے مذہب کے ہی وفادار ہوتے ہیں۔ حکومتِ چین کا برتاؤ اپنی مسلمان رعایا کے ساتھ اچھا ہے۔ لیکن وہ ہمارے مذہب کو چین میں فنا کر دینا چاہتی ہے ؛؛

(معارف)

گھر کی عام اشیاء سے سب امراض کا علاج

کالی مرچ

کالی مرچ ہر گھر میں موجود ہوتی ہے بلکہ روزانہ خوراک میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ ضرورت پر اس سے کئی کام نکل سکتے ہیں۔

۱۔ اس کا بڑا ضروری گُن یہ ہے کہ یہ دافع بادی بلغم ہے۔ جن لوگوں کو کھانا بوجہ بلغم کے ٹھیک ہضم نہیں ہوتا یا بھوک کم لگتی ہے تب بھاجی ترکاری میں کالی مرچ بلغم کو چھانتی ہے۔ اور بھوک بڑھاتی ہے۔ اور کھانے کو ہضم کرتی ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص بادی سے موٹا ہو رہا ہے۔ تو اس کو کالی مرچ گھی میں بھون کر رکھنی چاہیئے۔ اور پانچ سات کھانا کھانے سے پہلے ضرور کھانی چاہئیں۔

۳۔ اگر کالی مرچ گھی میں بھون کر سات عدد روزانہ صبح شہد کے شربت سے کھا لیا کریں۔ تب بھی موٹاپا کم ہوتا ہے۔

۴۔ اگر ہاضمہ تیز کرنا ہو تو کالی مرچ ۵ تولہ میں ۱۰ تولہ لیموں کا رس اور ۵ تولہ نمک ملا کر نرم آنچ پر پکا دیں۔ حتےٰ کہ سب پانی جذب ہو جاوے۔ باقی ماندہ تری سائے میں رکھ کر دُور کریں۔ ان مرچوں کو کھانے کے شروع میں دو چار کھانے سے بھوک چمکتی ہے۔

اور بادی دور ہوتی ہے۔ اور کھانے کے بعد کھانے سے غذا ہضم ہوتی ہے۔ کھایا پیا جزو بدن ہوتا ہے ؛

۵۔ مرچ سیاہ کی بادی پن دُور کرنے کی صفت کی باعث علاج بذریعہ بوٹی میں اس کا بڑا درجہ ہے۔ کوئی بوٹی پلانی ہو اس کی بادی یا دیگر خرابی کو دور کرنے کے واسطے دو چار کالی مرچ ضرور ڈال لیا کریں۔ مثلاً جنگلی پودینہ بواسیر کو مفید ہے۔ تو اس کو گھوٹتے وقت پانچ عدد کالی مرچ ڈال لیں۔ کاسنی چار مغز یا بادام وغیرہ کی سردائی پینے لگیں۔ تو دو چار کالی مرچ ساتھ ہی رگڑ لیں۔ کرنجوہ کی کونپل دو چار کالی مرچ گھوٹ کر پلانے سے بخار جاتا رہتا ہے۔ ایسی کوئی بھی بوٹی گھوٹ کر پلانی ہو۔ مرچ ضرور ڈالی جائیگی۔ تلسی کے پتے کے ساتھ سیاہ مرچ رگڑ کر پلانے سے انفلوانزا وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ اگر دونوں پیس کر گولی بنا کر رکھ لیں۔ بچوں۔ بڑوں کے بخار۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی کالی کھانسی۔ انفلوانزا میں ان گولیوں کو دے سکتے ہیں

۶۔ گوہانجنی پر دیوار کا کوئلہ اور کالی مرچ گھس کر لگانے سے آرام ہوتا ہے۔

۷۔ خوراک کی بعض اشیاء کے بادی پن کو دور کرنے کے واسطے بھی ان کو استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً گھی پینے والے پہلے دو چار مرچیں چبا لیتے ہیں۔ جس سے ذائقہ بھی ٹھیک ہوتا ہے۔ اور گھی بھی ہضم ہو جاتا ہے مٹھی میں کالی مرچ۔ پاپڑ میں کالی مرچ۔ پوڑے میں کالی مرچ۔ اسی طرح جدہر دیکھو کالی مرچ گھر میں خوب استعمال ہوتی ہے۔

چند خاص نسخہ جات

۸۔ بخار کی باری روکنے کیواسطے

نوشادر ۳ رتی۔ مرچ سیاہ ۳ عدد دونوں کو ملا کر ایک گھنٹہ پہلے دیں۔

۹۔ تیسرے دن آنیوالا بخار کا نسخہ

(جس میں جگر کی خرابی بھی ہو)

نوشادر ایک تولہ۔ مرچ سیاہ ۴ تولہ۔ دونوں کو چار پہر تک گھاسکوار کے گودا میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ تین پتے بیری کے منہ میں چبا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکلے۔ اور عزت و احترام کے ساتھ شہر میں لے گئے۔ اسلامی سپہ سالار نے بھی ان شہر والوں کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا۔

اس کے بعد سترہ سالہ سپناپتی بہروچ کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں راجہ کے بھتیجا نے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کیا۔ مگر تاب مقاومت اپنے اندر نہ پا کر ایک دن راتوں رات فرار ہو گیا۔ کچھ جاٹوں نے اسلامی لشکر پر شبخون مارنے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ بہت سے جاٹ گرفتار ہو کر لائے گئے۔ تو محمد بن قاسم نے ان کو نصیحت کر کے چھوڑ دیا۔ اسی قسم کا حسنِ سلوک تھا جو جاٹوں کے قبول اسلام کا سبب ہوا۔

یہاں سے غازی نے سیوستان کا رخ کیا۔ اور اسے بھی فتح کر لیا۔ اور یہاں کے پنڈتوں کو انعام واکرام دیکر مالا مال کر دیا۔ غرض اسی طرح فتوحات حاصل کرتا ہوا راجہ داہر سے مقام جے دار مقابلہ ہوا۔ اس میدان میں اسلامی لشکر کی تعداد پندرہ ہزار تھی۔ اور راجہ داہر کی فوج کی تعداد چھبیس تیس ہزار زرہ پوش سپاہی۔ دس ہزار نیزہ بردار۔ اور ساٹھ جنگی ہاتھیوں پر مشتمل تھی۔ محمد بن قاسم کے ہمراہ کل بارہ ہزار مجاہدین آئے تھے۔ انہی جنگوں میں بہت سے شہید ہو چکے تھے۔ اس لئے چھ ہزار کے قریب اصلی مجاہد فوج باقی رہ گئی تھی۔ لیکن اس معرکہ میں پندرہ ہزار فوج بیان کی گئی ہے۔ یہ سب وہ لوگ تھے جو اسی دوران میں محمد بن قاسم کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے تھے۔ بہرحال یہ معرکہ تین دن گرم رہا۔ تیسرے دن راجہ داہر کی فوج کا بڑا حصہ مقتول ہوا۔ اور اس کے بعد بھگدڑ پڑ گئی۔ مگر راجہ داہر ایک ہزار فوج کے ساتھ میدان جنگ میں ڈٹا رہا۔ اور دادِ مردانگی دے کر محمد بن قاسم کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور اس معرکہ نے اب اس حقیقت کو آشکارہ کر دیا۔ کہ اب اس ملک کی قسمت مسلمانوں کے ساتھ وابستہ ہو گئی ہے۔ قتل داہر کے بعد بہت سے براہمن اور فوجی سرداروں نے آکر محمد بن قاسم کی خدمت میں مسلمان ہونے کی درخواست کی۔ چنانچہ ان کو مسلمان بنا لیا گیا۔ دوسرے دن محمد بن قاسم نے منادی کرا دی کہ ہر شخص آزاد ہے۔ جس کا جی چاہے مسلمان ہو۔ جس کا جی چاہے اپنے آبائی مذہب پر رہے

ہر شخص اپنی مرضی کا مالک ہے۔ یہ واضح رہے کہ اس معرکہ میں وہ پانچسو مسلمان باغی بھی تھے جن کو راجہ داہر نے پناہ دی تھی۔ اور وہ بھی اس کی طرف سے اسلامی لشکر سے لڑتے رہے۔ مگر ان باغیوں کا سردار محمد علافی بچ نکلا تھا۔ چنانچہ راجہ داہر کا بیٹا جے سنگھ اور محمد علافی یہاں سے نکل کر برہمن آباد میں جا کر قلعہ بند ہوئے اور اس کی رانی ستی ہو گئی۔ برہمن آباد کامل چھ ماہ کے بعد بڑی دقتوں سے فتح ہوا۔ کیونکہ یہ مشہور و مضبوط قلعہ تھا۔ اور وہاں کے انتظامات کر کے محمد بن قاسم آگے بڑھا۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ برہمن آباد میں بھی کسی کو رتی بھر نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ شہر کے انتظامات بھی اہل شہر ہی کے سپرد کر دئیے گئے۔

یہاں سے روانہ ہو کر راجہ داہر کی راجدھانی شہر الور کی طرف روانہ ہوا۔ یہ شہر شہر والوں نے بغیر لڑے بھڑے سپرد کر دیا۔ اس کے بعد محمد بن قاسم نے ملتان کا رخ کیا۔ اور ملتان کو بھی فتح کر لیا جس کے بعد صوبہ سندھ کی فتح مکمل ہو گئی۔ محمد بن قاسم کے وقت کا صوبہ سندھ آج کے صوبہ سے مختلف اور بہت وسیع تھا۔

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ حاجیوں کے بیڑہ کی غارتگری کا مسلمانوں نے بہانہ بنا کر حملہ کیا ہو۔ تو ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ تمام مسلمان جو ان جہازوں سے گرفتار کئے گئے تھے وہ سب راجہ داہر کے جیل میں پہلے شہر الور اور پھر برہمن آباد کے جیل میں مقید تھے۔ بالآخر فتح سندھ کے بعد ان کو رہائی نصیب ہوئی۔

محمد بن قاسم نے اپنے تمام زمانہ سپہ سالاری و حکومت میں ایک بت خانہ بھی نہیں توڑا۔ نہ کسی ایک غیر مصافی شہری کو قتل کیا۔ اور نہ ان کے اموال اور زمینیں ضبط کیں۔ بلکہ اکثر و بیشتر مقامی ہندوؤں سے اطاعت و فرمانبرداری کا معاہدہ کر کے ان کی حکومت ان ہی کے سپرد کر دی۔

حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ ہر ایک معاملہ کی رپورٹ ان کو کرتے رہیں۔ اور مرکز سے جو ہدایات پہنچیں ان کی تعمیل کریں۔ چنانچہ محمد بن قاسم نے اس حکم کی حرف بحرف تعمیل کی۔

اس زمانہ میں جو احکامات موصول ہوئے ان میں سے چند یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ جن سے یہ پتہ چلے گا کہ محمد بن قاسم نے ہندوستان میں کس قسم کی پالیسی اختیار کی۔ اور ہندوؤں کے ساتھ کیسا طرزِ عمل اختیار کیا فتح دیبل کی اطلاع پا کر حجاج نے محمد بن قاسم کو لکھا:-

”جب تم ملک پر قابض ہو جاؤ تو قلعوں کی استواری اور لشکر کی رفع احتیاج کے بعد تمام اموال و خزائن کو رعایا کی بہبود اور رفاہ خلق میں خرچ کرنا۔ اور یاد رکھو کہ کاشتکاروں۔ کاریگروں۔ سوداگروں اور پیشہ وروں کی خوشحالی اور فارغ البالی سے ملک آباد و سرسبز ہوتا ہے۔ رعایا کے ساتھ ہمیشہ رعایت کرو کہ وہ تمہاری محبت کی طرف راغب ہو“

دوسرا فرمان حسب ذیل ہے:-

”دیبل بیروں کے ساتھ نہایت نرمی اور دلدہی کا سلوک کرنا۔ ان کی بہبودی کے لئے کوشش کرو لڑنے والوں میں سے جو تم سے امان طلب کرے اس کو ضرور امان دو۔ کسی مقام کے اکابر سردار تمہاری ملاقات کو آئیں تو ان کو قیمتی خلعت اور انعام واکرام سے سرفراز کرو۔ عقل و دانائی کو اپنا رہبر بناؤ۔ جو وعدہ کسی سے کرو اسے ضرور پورا کرو۔ تمہارے قول و فعل پر سندھ والوں کو پورا پورا اعتماد و اطمینان ہونا چاہیئے“

تیسرا فرمان:-

”جو کوئی تم سے جاگیر و ریاست طلب کرے تم اس کو ناامید مت کرو۔ درخواستوں کو قبول کرو۔ عفو و امان سے رعایا کو مطمئن کرو۔ سلطنت کے چار ارکان ہیں۔ اوّل مدارا۔ درگذر اور محبت دوم۔ سخاوت و انعام۔ سوم۔ دشمنوں کی مزاج شناسی اور انکی مخالفت میں عقل کو ہاتھ سے نہ دینا۔ چہارم۔ قوت و شہامت۔ تم راجاؤں سے جو عہد کرو اس پر قائم رہو۔ جب وہ مالگذاری دینے کا اقرار کر لیں۔ تو ہر طرح ان کی اعانت و امداد کرو۔ جب کسی کو سفیر بنا کر بھیجو تو اس کی عقل و امانت کو جانچ لو۔ جو شخص توحید الٰہی کا اقرار کرے۔ اس کے مال و اسباب اور ننگ کو برقرار رکھو۔ لیکن جو اسلام قبول نہ کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو صرف اس قدر مجبور کرو کہ وہ تمہارا مطیع ہو جائے اور بغاوت و سرکشی سے باز آئے۔ اور جو بغاوت و سرکشی کرے اس سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ شریف و رذیل میں امتیاز کرو۔ ایسا بھی نہ ہو۔ کہ تمہاری صلح جوئی کو دشمن تمہاری کمزوری محسوس کرے"

چوتھا فرمان:۔

"پنجوقتہ نماز میں سستی نہ کرو۔ تکبیر و قرات اور رکوع و سجود میں خدائے تعالےٰ کے روبرو تضرع و زاری کیا کرو۔ زبان پر ہر وقت ذکر الٰہی جاری رکھو۔ کسی شخص کو شوکت و قوت خدائے تعالےٰ کی مہربانی کے بغیر میسر نہیں ہو سکتی۔ اگر تم خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرو گے۔ تو یقیناً مظفر و منصور ہو گے"

پانچواں فرمان

"ہمارا اہتمام و انتظام اور ہر ایک کام شرع کے موافق ہو۔ مگر ہر خاص و عام کو امان دینے اور دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنے سے ایسا نہ ہو کہ کام بگڑ جائے۔ جو لوگ بزرگ اور ذی وقعت ہوں ان کو ضرور امان دو۔ مگر شریر اور بدمعاش کو دیکھ بھال کر آزاد کیا کرو اپنے عہد و پیمان کا ہمیشہ لحاظ رکھو۔ اور امن پسند رعایا کی استمالت کرو۔ یعنی نرمی اور درگذر سے کام لو"

ان فرامین سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ محمد بن قاسم نے سندھ کے ہندوؤں کے ساتھ کیسا طرز عمل اختیار کیا ہوگا۔ اس گورنر جنرل اور وائسرائے کے فرامین جو اپنی تشدد پسندی۔ سخت گیری اور درشت مزاجی میں جہاں تک مسلمانوں کے باہمی مناقشات کا تعلق ہے سخت بدنام شہرت کا مالک ہے۔ مگر ان احکام کی محمد بن قاسم ذرہ برابر خلاف ورزی کرتا تو حجاج اس کی کھال کھچوا لیتا۔ اس لئے اس امر کا امکان بھی نہیں ہے کہ محمد بن قاسم نے اس کی خلاف ورزی کی ہو گی۔ لیکن یہ صرف قیاس ہے۔ اور جب تک واقعات سے اس کی تصدیق نہ ہو اس وقت تک شبہ رہتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ واقعات خاموش نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی زبان زیادہ صاف اور واضح ہے۔ اور وہ ناقابل انکار طریقہ پر شاہد ہیں۔ کہ محمد بن قاسم نے رعایا پروری۔ عفو و درگذر۔ امان دہی۔ استمالت اور مفتوح نوازی میں ہدایات بالا پر ہی عمل نہیں کیا۔ بلکہ اسقدر زیادہ عفو۔ درگذر سے کام لیا۔ کہ حجاج کو جب معلوم ہوا تو لکھنا پڑا کہ "شریر اور بدمعاشوں کو دیکھ بھال کر آزاد کیا کرو" اس نے تین فیصدی سرکاری خزانہ میں سے برہمنوں کا حق مقرر کر دیا۔ کہ وہ اس سے مندروں کا انتظام کریں۔ مندروں کو جاگیریں عطا کیں۔ اور جب برہمنوں نے آکر شکایت کی۔ کہ ہندوؤں نے مسلمان سپاہیوں کے خوف سے بتوں کی پوجا کیلئے مندروں میں آنا ترک کر دیا ہے۔ اس سے ہماری آمدنی میں کمی ہو گئی ہے۔ اور بعض ہندوؤں کی بیرونی عمارت کو سنگ باری سے نقصان پہنچا ہے ان کی مرمت ہونی چاہئے۔ اور ہمارے جو حقوق ہیں وہ دوسرے پیشہ وروں کی طرح ہم کو بھی ملنے چاہئیں۔ محمد بن قاسم نے یہ کیفیت حجاج کو لکھ بھیجی۔ اس کا فرمان موصول ہوا کہ:۔

"تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ برہمن آباد کے ہندو اپنے مندروں کی عمارت درست کرنا چاہتے ہیں چونکہ اطاعت قبول کر لی ہے۔ لہٰذا ان کو اپنے معبودوں کی عبادت میں آزادی ہونی چاہئے۔ اور کسی قسم کا جبر کسی پر مناسب نہیں"

محمد بن قاسم کے پاس جس وقت یہ فرمان پہنچا۔ اس نے برہمن آباد کے تمام اکابر و امراء کو بلایا۔ اور برہمنوں اور پجاریوں کے حقوق کی حفاظت کی اور راجہ داہر کے زمانہ میں سلطنت کی طرف سے جو جو رعائتیں حاصل تھیں وہ معلوم کیں۔ اس کے بعد اعلان کرایا کہ جو لوگ اپنے باپ دادا کے مراسم کے پابند ہیں۔ ان کو ہر قسم کی آزادی ان مراسم کے بجالانے کی حاصل ہے۔ کوئی شخص معترض نہ ہو سکے گا برہمنوں کو دان پان دکشنا اور بھینٹ جس طرح پہلے دیتے تھے اب بھی دیں۔ اپنے مندروں میں آزادانہ پوجا پاٹ کریں۔ محاصل ملکی میں سے تین روپے فی صدی برہمنوں کے لئے الگ خزانے میں جمع کیا جائے گا۔ اس روپے کو برہمن جسوقت چاہیں مندروں کی مرمت اور ضروری سامان کے لئے برآمد کرا سکتے ہیں۔ اس کے بعد برہمنوں کے سب سے بڑے پنڈت کو رانا کا خطاب دے کر امور مذہبی کا مہتمم مقرر کر دیا۔

حجاج کا ایک فرمان اور بھی ملاحظہ ہو۔ جس سے انتظام ملکی پر روشنی پڑتی ہے۔

"جو لوگ اہل حرب ہیں ان سے لڑو۔ جو اطاعت قبول کریں ان کو امان دو۔ صناعوں اور تاجروں پر کوئی محصول یا ٹیکس عاید نہ کرو۔ جو شخص زراعت میں زیادہ توجہ اور جانفشانی سے کام لیتا ہے اسکی مدد کرو۔ اور تقاوی دو۔ جو اسلام قبول کریں ان سے زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ لو۔ اور جو لوگ اپنے مذہب پر قائم رہیں ان سے وہی مالگذاری وصول کرو جو وہ اپنے راجاؤں کو دیا کرتے تھے"

جب سندھ بالکل فتح ہو چکا تو حجاج نے محمد بن قاسم کو خود مختار کر دیا۔ یعنی آئندہ ہر ایک معاملے میں رائے اور ہدایت دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اپنے صوابدید اور رائے کے مطابق معاملات ملکی کو فیصل کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"میں تمہارے ملکی انتظامات سے بہت خوش ہوں تم ایسے کام کرو کہ تمہارا نام روشن ہو۔ تمہارا ہر ایک کام میں مجھ سے صلاح پوچھنا تمہارے حزم و احتیاط کی دلیل ہے۔ مگر فاصلہ اسقدر دور دراز ہے۔ کہ خطوط کے جواب پہنچنے میں دیر ہوتی ہے۔ اور اس سے کاموں میں التوا ہوتا ہے۔ لہٰذا اب تم بطور خود رعیت نوازی و عدل گستری کے طریقوں پر آزادانہ عمل درآمد کرو" (ماخوذ)

اقوالِ زرّیں

۱۔ محنت اور کفایت شعاری خوش قسمتی پر چڑھنے کی دو سیڑھیاں ہیں۔

۲۔ تمہارے راستہ میں مشکلات کا پیدا ہونا اچھا ہے کیونکہ اس سے تمہاری فتح کرنیکی طاقتیں بیدار ہونگی

۳۔ جو شخص بلا ضرورت چیزیں خرید لیتا ہے۔ وہ ضرورت کی چیزیں نہیں خرید سکتا۔

۴۔ وہی شخص کامیاب ہوتا ہے جو وقت کی پیشانی پکڑتا ہے۔

۵۔ اپنا مقصد بلند رکھو اور آگے بڑھتے چلے جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہری اقوال

(۱) کئی دوست تو کھانے کی مانند ہوتے ہیں کہ اُن کے بغیر کام ہی نہیں چل سکتا۔ اور کئی دوا کی مانند ہوتے ہیں جن سے کبھی کبھی کام پڑتا ہے۔

(۲) جو گھٹے بھی اور بڑھے بھی وہ چاند ہے۔ جو بڑھتی ہی جائے وہ خواہش ہے۔ جو نہ ہی گھٹے اور نہ ہی بڑھے وہ قسمت ہے۔ جو گھٹتی ہی رہے وہ عُمر ہے۔

(۳) آدمی کے گُن اور اوگن کی پہچان اس کی بول چال سے ہو جاتی ہے۔ جیسے کوا اور مینا بولی سے ہی پہچانے جاتے ہیں۔

(۴) بُرے لوگوں کی صحبت کبھی نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اُن کی برائی کچھ نہ کچھ پھیلے بغیر نہیں رہتی۔ گونگے کو سمجھانے والا آپ بھی گونگے کی سی باتیں کرنے لگتا ہے۔

(۵) اچھی جگہ بیٹھنے سے سُکھ اور بُری جگہ بیٹھنے سے دُکھ ہوتا ہے مالی اور لوہار کی دو کانوں پر بیٹھ کر دیکھ لو کہ وہاں تو خوشبو آئے گی۔ دل خوش ہوگا۔ اور یہاں کپڑے کالے ہوں گے اور آگ کی چنگاریاں اُڑ اُڑ کر بدن کو جلا دیں گی۔

(۶) آنکھ اور کان کے درمیان چار انگل کا ہی فاصلہ ہے۔ مگر جو کوئی کسی بات کو سُن کر نہیں دیکھ لیتا۔ اُس میں کوسوں کا فرق پڑ جاتا ہے۔

(۷) اپنے فرائض کو پُورے طور پر سر انجام دینے والا انسان رات کو میٹھی نیند سوتا ہے۔

گھر میں رکھنے والی چھ اشیاء جن کا ثانی دوسرا نہیں!

امرت دھارا صابن

بازار میں دو طرح کے صابن ملتے ہیں۔ ایک عام ملنے کے واسطے دوسرے چھوت یا جلدی امراض کو روکنے والے دونو کا مجموعہ امرت دھارا صابن ہے۔ ڈس انفکٹنٹ بھی اول درجہ کا اور خوبصورتی بڑھانے اور میل اُتارنے میں بے نظیر ہے۔ داد چنبل خارش پتی وغیرہ کو مفید ہے۔ بیماری کی چھوت سے بچانے والا۔ امرت دھارا ملا ہونے سے خوشبودار ہے۔
قیمت فی بکس ۱۲؍ فی ٹکیہ ۵؍

امرت دھارا

آزمائش کا زمانہ گذر چکا۔ کوئی سمجھدار انسان اب ایسا نہیں۔ جو یہ نہ مانتا ہو کہ امرت دھارا کا ہر وقت ہر گھر بلکہ ہر جیب میں رہنا ضروری ہے۔ ایک شیشی بذاتِ خود ایک چھوٹا سا ہسپتال ہے۔ تمام دردہاء اندرونی و بیرونی و تمام زہروں کے اثرات اور ہیضہ انفلوانزا جیسی زہریلی امراض تقریباً تمام جسمانی امراض پر معجزہ نما اثر رکھتی ہے جس نے ایکبار آزمایا ہمیشہ کیواسطے یار بنایا اور بہت سے خرچ تکلیف اور تشویش سے اپنے آپ کو بچایا۔
قیمت فی شیشی ۱۲؍ نصف شیشی ۸؍ نمونہ ۵؍

امرت دھارا لوشن

لاکھوں روپیہ کے غرارے کرنے یا ناک میں چڑھانے والے لوشن دوسرے ممالک سے ہندوستان میں آتے ہیں۔ مغرب کے دلدادہ نہیں دیکھتے کہ انکے اپنے گھر میں ان سے بہتر ایک چیز موجود ہے ناک۔ حلق کی امراض کو دور کرنے زکام نزلہ کو ہٹانے کیواسطے بہترین لوشن ہے۔ اعلیٰ لوشنوں کی طرح اور سب کام بھی دیگا۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱؍

امرت دھارا مرہم

کروڑہا روپیہ کی مرہمیں دیگر ممالک سے آکر بکتی ہیں امرت دھارا مرہم ان سے بڑھکر ہے۔ کیونکہ اسمیں زخم کو صاف کرنے اور بھر لانے کی دونو صفتیں کمال ہیں۔ اور ساتھ ہی داد۔ چنبل۔ خارش۔ پھنسی۔ پھوڑا۔ بچھو وغیرہ کے ڈنگ پر بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ توبھی ہمارے ڈاکٹر ولایتی مرہموں کو ہی تجویز کر کے ولایت کے ایجنٹ بننے میں فخر سمجھتے ہیں۔ دوستو جب ملکی چیز بہتر آپ کو ملتی ہے۔ تو کیوں آپ اس کو ہی استعمال نہ کریں۔ جو اسکو آزماتا ہے پھر ضرورت پر اسی کو یاد کرتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (۱؍)

امرت دھارا بام

امرت دھارا ملنے سے تمام دردوں کو آرام پہنچاتی ہے۔ اس کو دوسرے دافع درد تیلوں میں شامل کر کے امرت دھارا بام بنا دیا ہے۔ جس سے ملنے میں سہولت ہو گئی ہے اور آزادی سے استعمال ہو سکتی ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ ۱؍

امرت دھارا لوزنجز

بازاری مٹھائی نقصان دہ ہے۔ امرت دھارا کی میٹھی ٹکیوں کو بچے مٹھائی کیطرح کھاتے اور امرت دھارا کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ وعظ تو بنکے موقعہ پر اچھا تحفہ ہے نازک مزاج عورتیں مرد انہیں مزے سے کھا کر امرت دھارا کا فائدہ حاصل کرتے ہیں ہاضمہ کو مفید اور گلے کی امراض کو نافع قیمت صرف ۸؍ فی ڈبیہ ۱۰۰ ٹکیہ

مفصل حالات کے لئے رسالہ "امرت" اور فہرست ادویات مفت منگوا ویں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۔ لاہور

المشتہر
مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ناصور کا مجرّب اور بے نظیر علاج

کچلہ قسط رسم الفار سفید۔ تج۔ چوب چینی۔ مرچ سیاہ پیپل۔ تمام ہموزن ادویہ کو باریک پیس کر آبِ ادرک میں کم از کم گیارہ روز زیادہ سے زیادہ چالیس روز کھرل کریں۔ اور دانہ موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں اور نگاہ رکھیں
مقدار خوراک:۔ ایک گولی بعد از طعام ہمراہ جوشاندہ چوب چینی۔ پرہیز ترشی و بادی۔
غذا:۔ دال مونگ۔ کھچڑی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق سکھ و ہندو صاحبان کیا فرماتے ہیں!

جناب سردار ابیل سنگھ صاحب ایم۔ اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ لکھتے ہیں کہ "چونکہ جناب نے ترجمہ کے متعلق میری رائے طلب کی تھی۔ دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا۔ اور اب ایک دفعہ ختم کر چکا ہوں۔ میں نے پہلے انگریزی میں ترجمہ پڑھا ہے لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپکے ترجمہ سے نصیب ہوا ہے وہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ آپنے عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہے خواہ کسی جگہ سے ملے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اسے پڑھا تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں وہ دور ہو جائیں گی۔ خدا آپکو اس محنت کا اجر عظیم دے۔ میں آپکا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے مجھے ایسا تحفہ دیا جو دینی اور دنیاوی ترقی میں مدد دینے والا ہے۔"

ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے

گورمکھی لٹریچر میں آج رسالہ پھلواڑی کا پایہ بلند ہے۔ اس رسالہ کے لائق ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد اپنے فروری ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا ہے۔ سوا سات سو صفحات ہیں۔ کپڑے کی سنہری جلد ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ دنیا کے ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ چھپا ہے۔ مذہب اور روحانیت کے خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتب کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔ گورمکھی پڑھے ہوؤں کو اس بات کا علم نہ تھا کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے۔ جنہوں نے گورمکھی دانوں کیلئے بھی فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنیکا سامان پیدا کر دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور کی اس اولوالعزمی کو دیکھ کر سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی مذہبی کتب اور گورو صاحبان کی مقدس اقوال کا دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لاگت پر دینے کا انتظام کریں۔"

جناب سردار عطر سنگھ صاحب گورنر صوبہ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا لیکن عربی سے ناواقفیت ہونیکی وجہ سے آجتک یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ ارسال فرما کر آپنے میرے مدت کے شوق کو پورا کیا ہے۔ میں کس زبان سے آپکا شکریہ ادا کروں۔ بلاشبہ آپنے گورمکھی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کر کے گورمکھی دانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجالائے ہیں۔"

جناب سردار جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار

پولٹیکل آفس سبی (بلوچستان) لکھتے ہیں کہ "گو مجھے اپنے فرائض منصبی کے باعث اتنی فرصت تو نہیں مل سکی کہ میں اس گرنتھ کو جو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی محنت اور عرقریزی کا نتیجہ ہے۔ کلیۃً پڑھ سکوں۔ تاہم جزوی صورت میں مختلف مقامات سے مطالعہ کر کے میں ذیل کے نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی تعلیم وحدانیت سے بھری پڑی ہے۔ گویا سراسر وحدانیت ہی ٹپکتی ہے۔ قرآن شریف میں ایسے ایسے مختصر اور بامعنی با محاورہ الفاظ ملتے ہیں جو دوسری زبانیں اسکے مقابلہ میں خاموش ہیں مثلاً لفظ انشاء اللہ کو ہی لیجئے اسکے معنی ہیں کہ "اگر اللہ کو منظور ہے تو" یہ کلمہ ٹھوس اور بامعنی پاکیزہ رنگ میں ہے۔ جو اپنی خوبی کیوجہ سے میری زبان پر چڑھ گیا ہے۔ بعض حضرات اپنی تنگدلی کی باعث اسپر اعتراض کرتے ہیں کہ سکھ ہو کر عربی لفظ کیوں استعمال کرتے ہو۔ انکو میرا یہی جواب ہوتا ہے کہ اس لفظ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا لفظ سنسکرت یا گورمکھی کا جچھے بنایا جائے تاکہ اکثر گفتگو میں اسکا استعمال کیا جاوے۔ مگر صرف دائیں بائیں سر ہلا دینے کے سوا ایسے حضرات کو کوئی جواب نہیں آتا۔ میرا سب کی خدمت میں یہ مشورہ ہے، کہ قرآن کریم کی تعلیم خاطر خواہ اگر دلچسپی ہو تو باقاعدہ اسکا مطالعہ کیا جائے!

قرآن شریف کی گورمکھی ترجمہ کی زبان کیسی ہے؟

اس بارہ میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں چھوٹا منہ اور بڑی بات والا معاملہ ہے۔ یہ امر محض مطالعہ سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" گرنتھ سامنے پڑا ہے پڑھ کر اندازہ کر سکتے ہیں۔ کیا خوبی ہے۔ کہ عربی کا ترجمہ کیسے صاف اور بامعنی اور مروجہ الفاظ میں کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ ترجمہ قرآن کا ہو اور کرنیوالا شیخ محمد یوسف ہو تو پھر زیادہ لب کشائی ایک لن ترانی ہوگی۔ بس شیخ صاحب کا نام ہی کافی ہے جو سونے پر سہاگہ ہے۔ خدا کرے ایسی عالم و فاضل ہستیاں ہر مذہب و ملت میں کثرت سے پیدا ہوں۔ تاکہ مذہبی کشمکش اور سرکشی کا جلد خاتمہ ہو:

گورمکھی دان دیہاتی باشندوں کو اس ترجمہ کی کہانتک ضرورت تھی

اس کی ضرورت نہایت سخت تھی۔ جو لوگ پہلے اذان سنکر ہی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے تاکہ "اللہ اکبر" کے لفظ سے مامون و محفوظ رہیں۔ اور اس کی زد سے بچ جائیں۔ یہ ترجمہ پڑھ کر اب وہ اخیر تک اذان سن سکیں گے۔ مجھے یاد ہے کہ لڑکپن میں میں ایک گاؤں میں گیا۔ اس کے باہر ایک مسجد تھی۔ جب اذان کا وقت ہوا تو مسجد سے اذان کی آواز آئی تھی کہ اس سے برانگیختہ ہو کر اکثر احباب نے کانونمیں انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں اسوقت گو بے سمجھ تھا مگر اسقدر سوچ سکتا تھا اور حیران تھا کہ اذان میں شاید ملاں گالیاں نکالتا ہوگا جسے لوگ سننا گوارا نہیں کرتے۔ جب میں نے ہوش سنبھالا۔ اور اذان کے مطلب اور معنی سے باخبر ہو گیا تو ان کی نافہمی پر مجھے رونا آیا۔ ع

"خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم" اب شیخ صاحب کی مہربانی۔ کشادہ دلی اور عرقریزی سے ایک اہم ضرورت پوری ہو گئی ہے اب کانونمیں انگلیاں ٹھونسنے کی ضرورت نہیں رہی ہر شخص جسمیں تھوڑا سا علم ہو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ یہ سب جہالت کے رنگ ہیں۔ میں بارگاہ پروردگار میں شیخ صاحب کے حق میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جمیع حادثات دہر سے شیخ صاحب کو مامون و محفوظ رکھے اور اس نیک کام کا نیک اجر بخشے"۔

میری دیرینہ تمنا بر آئی

جناب گیانی بھگت سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی

سری گورو سنگھ سبھا سمہ سٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرم و معظم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور۔ ست سری اکال۔ عرصہ سے اشتیاق تھا۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہی حاصل کی جائے۔ لیکن بوجہ عربی نہ جاننے کے ہم محروم تھے۔ اتفاق حسنہ سے ایک قادیانی بھائی کے توسط سے فرقان حمید کا گورمکھی ترجمہ چند یوم کیلئے ملا۔ جس سے میری دیرینہ خواہش بر آئی۔ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ واقعی قرآن مجید ایک روحانی اور لائق ستائش کتاب ہے۔ ہم آپکے ممنون ہیں۔ اور آپکے ہاتھ کا لکھا پڑھ کر بیحد خوش ہوئے ہیں۔ اور ہماری طرف سے اہل قادیان کو ست سری اکال کہدیں"۔

جناب گیانی دیدار سنگھ صاحب بی۔ اے

سابق ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول تونگوالہ ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہی ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے۔ بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے۔ جو گورمکھی دانوں کو خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی۔ کیونکہ مادری زبان اپنے اندر جو جذب اور دل میں عمیق اثر ڈالتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ آجتک کروڑوں مسلمان بھائی قرآن مجید کی تلاوت بلاناغہ کرتے چلے آتے ہیں۔ مگر ان میں گنتی کے ہی چند دوست ہوں گے جنہوں نے اسکی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو۔ سردار صاحب کی یہ کوشش قابل تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو ہو بہو دینداروں تک پہنچایا ہے جو عربی نہیں جانتے تھے مگر انکی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں۔ آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ جس سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کیلئے کوئی دقت نہیں اٹھانی پڑتی۔ قصہ کوتاہ مترجم نے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو آزردگی اور کشیدگی کی وسیع خلیج حائل تھی قرآن مجید کے اس ترجمہ کے ذریعہ اسے پاٹنے کی پوری کوشش کی ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ پرماتما ان کی اس نیک کوشش کو بارآور فرمائے گا۔"

سردار دیوی سنگھ صاحب گرنتھی اسسٹنٹ ماسٹر

خان پور (ریاست بہاولپور) لکھتے ہیں کہ "میں نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ پڑھا۔ میں سردار محمد یوسف صاحب کی قابلیت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو انہوں نے جگت اودھار (دنیا کی نجات) کیلئے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اور مخلوق خدا کیلئے روحانیت کا چشمہ کھولدیا ہے۔ چند روز ہوئے سردار محمد یوسف صاحب نے اپنی تیار کردہ کتابیں "سکھ اور مسلمان" "سکھ مسلم اتحاد" "مسلمانوں کے احسان سکھوں پر" روانہ کیں اور میں نے بغور پڑھیں ہیں۔ تقریباً سب خالصہ تواریخیں دیکھی ہیں جو کچھ سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے یہ open fact ہیں حقیقت ہے۔ قرآن شریف کے اُپدیش (ہدایات) سب شری گورو گرنتھ صاحب کے مطابق ہیں۔ سچ پوچھو تو سکھ اور مسلمان دو بھائی ہیں۔ سردار صاحب موصوف نے ان بچھڑے ہوئے دو بھائیوں کو گلے ملایا ہے ہیں سردار صاحب کو ان کی

کامیاب کوششوں کے لئے مبارکباد دیتا ہوں۔ جو اس مقدس کتاب (قرآن مجید) کے گورمکھی ترجمہ کو مخلوق خدا کے سامنے پیش کر کے ایک پرا اوپکار (سب سے بڑا کار خیر) بجا لائے ہیں۔ واہگورو جی آپ کو اس سے زیادہ طاقت بخشیں۔ آمین۔"

جناب بھائی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی

(سکھوں کی مذہبی کتب کے ماہر خصوصی) از ٹھٹھہ جھینہ ڈاکخانہ خاص براستہ لکھو ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں کہ "میں آپکے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو پڑھ کر نہایت محظوظ ہوا۔ اسکی لکھائی چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ایسی دھارمک پستک (مذہبی کتاب) کا ترجمہ کرنے میں بلاشبہ آپ نے کمال محنت سے کام لیا ہے۔ میری پرارتھنا (دعا) ہے کہ ایشور آپکو بہترین صلہ دے۔ میں نے بہت سی پستکوں (کتب) کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن دھارمک پستک کا ایسا عمدہ ترجمہ نہیں دیکھا"

جناب سردار سادھو سنگھ صاحب ایس۔ ڈی رحیم یار خاں

تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے دل میں قرآن شریف پڑھنے کا بیحد شوق تھا۔ مگر مذہبی بھاشا میں ہونیکی وجہ سے اپنی خواہش کو پوری نہیں کر سکتا تھا۔ اب حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورمکھی زبان میں کیا ہے جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے۔ جس نے میری خواہش کو اسطرح پورا کیا ہے جسطرح ایک خشک درخت بروقت آبیاری سے سرسبز ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنے میں کمال عقلمندی سے کام لیا ہے۔ زبان نہایت شگفتہ ہے۔ ایسے کارنمایاں کی اسلام میں یہ پہلی نظیر ہے یقیناً آپ کا یہ کارنامہ مذہبی دنیا میں قابل تعریف ہے۔ اور مذہب اسلام کے لئے خاص طور پر قابل فخر ہے۔"

سردار کرورا سنگھ صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر

سنگرور ریاست جیند سے لکھتے ہیں کہ "شریمان جی میں نے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو شروع سے آخر تک کمال غور سے پڑھا ہے۔ اور پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے اس مقدس کتاب کا گورمکھی ترجمہ کر کے گورمکھی دان لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے جس کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔"

مہنت وساوا رام صاحب کبیر پنتھی

راجہ جنگ ضلع لاہور سے لکھتے ہیں کہ "میں نے آپکا کیا ہوا قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ پڑھا۔ یہ ترجمہ بہت ہی اچھا ہے آپنے گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کر کے خلق خدا پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ آپکو اسکا اجر خدا ہی دے سکتا ہے۔ جو آملیت (نہایت ہی) دیالو (رحمٰن)، اور کرپالو (رحیم) ہے دوسرا کیا دے گا؟ یہ قرآن مجید کا ترجمہ میں نے اپنے چیلے مسمّٰی ساون کو منگوا کر دیا ہے۔ خدا اسے سمجھنے کی توفیق دے۔"

جناب سردار نتھا سنگھ صاحب پنشنر لدھیانہ

بوساطت جناب شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ "قرآن مجید کے اس گورمکھی ترجمہ کی جسقدر تعریف کی جائے کم ہے اس کے مطالعہ سے انسان کے دل پر ایک خاص روحانی اثر پڑتا ہے اور جس جانفشانی اور محنت کے ساتھ یہ ترجمہ کیا گیا ہے اسکا اندازہ کوئی پڑھنے سے ہی لگا سکتا ہے۔"

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ اور آریہ پریس

آریہ مسافر لاہور اپنے مارچ ۱۹۳۳ء کے انشو میں لکھتا ہے کہ "شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے ساتھ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ نہایت خوبصورت جلد کیساتھ چھپوایا ہے۔ مختلف مقامات سے اسکا مطالعہ کیا گیا۔ ترجمہ واقعی عام فہم اور شیخ صاحب کی کوشش قابل داد ہے" یہ ایک اشد ترین مخالف کے منہ سے یہ الفاظ نکلنے ایک معجزہ ہے

قرآن مجید گورمکھی ترجمہ کا ہدیہ صرف دو روپے

یہ ترجمہ جس کے متعلق سکھ علماء کی قیمتی آراء آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں سائز ۲۶×۲۰/۸ صفحات ۷۲۸ کاغذ عمدہ چھپائی نہایت نفیس۔ جلد سنہری۔ گھر کی لاگت پانچ روپے تبلیغی نقطۂ خیال سے برائے نام ہدیہ دو روپے۔ محصول ڈاک تیرہ آنہ۔ تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ دوست جلدی درخواستیں بھیجیں۔ ورنہ یہ سنہری موقع ہاتھ نہیں آئیگا۔

ایک دوست نے اس کار خیر میں کچھ روپیہ بھیجا ہے چند جلدیں محض محصول ڈاک پر بھیجی جائیں گی غیر مذاہب کی جو درخواستیں پہلے آئیں گی انہیں ترجیح رہے گی بہتر ہو کہ ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں بھیجے جائیں اسمیں کفایت رہیگی

ملنے کا پتہ: مینیجر اخبار نور۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

اکسیر البدن رجسٹرڈ دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزوروں کو زور آور اور زور آور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے (ﻋﮧ) محصولڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں

ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے۔ مثلاً فالج پسلی کا درد پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام آگیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپکی ادویات کی تعریف جو اشتہار میں درج ہے انکے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں"۔

دنیا میں تو موتی سرمہ کی ہی دھوم مچ رہی ہے

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (ﻋﮧ) محصولڈاک علاوہ

ایک جج صاحب بہادر نے بہت سا سرمہ مفت تقسیم کیا

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپکا موتی سرمہ ایک سب جج صاحب بہادر کو استعمال کرایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپ کے موتی سرمہ کے گرویدہ ہی ہو گئے ہیں۔ اب وہ غرباء میں بطور کار خیر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ آدھ آدھ تولہ والی بارہ ۱۲ شیشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بدیدن خط منگا بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے گا"۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزا شامل ہیں۔

سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اسکا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بےچینی سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس ۲۰ روپے (ﻋﻨﻌﮧ ۲۰) محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ بوڑھا ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عاجی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری قریباً بیس ۲۰ سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ اور دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی ہے جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔

گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں۔ حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اسبات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کی حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے سر کے درد پسلی کے درد گنٹھیا کے درد عرق النسا کے درد معدہ کے درد۔ جگر کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی بخار۔ ہیضہ بدہضمی کیلئے اکسیر ہے۔ قصہ کوتہ قریباً دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے قیمت فی شیشی دو روپے ۴ (ﻋﮧ) محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم سے جان بلب مریض کو شفا ہو گئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب اے ایچ آنریری ریڈیٹر آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی۔ میں اسکی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے۔ یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جان بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہو گئی۔ اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں۔ جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقع دیں گے"

اکسیر لوا ایسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ بواسیر خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ وہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (ﻋﮧ) محصولڈاک علاوہ

تین شیشی اور بھیجئے

:- جناب بابو محمد بسالم صاحب ہیڈ کلرک اچھاپور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کے لئے پہلے بھی اکسیر لوا ایسیر نامی دوائی منگوائی تھی جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے انکو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہٰذا بدیدن خط ہذا تین شیشی اکسیر لوا ایسیر اور بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریہ کا موقع دیجئے گا"

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اسکا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم۔ پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل ایزدی تیر بہدف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

ملیے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اسکا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا آنکھوں میں ہر وقت اندھیرا آتا۔ اُٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دے گا۔ ایک ماہ کی خوراک جسمیں پندرہ ۱۵ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ قے۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے۔ کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اوّل تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپکا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے یہی حال معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں معدہ کی جھاڑو۔ انکا دائمی استعمال سمجھو صحت کا بیمہ ہے قیمت یکصد گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بڑی بلا ہے علاوہ روپے کے خرچ کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے پھر اسکا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی قیمت یکصد گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

بیس ۲۰ سالہ افیون کھانیکی وبا سے نجات مل گئی

مکرم جناب نور احمد خانصاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر ساہیوال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں یہ صاحب بیس ۲۰ سال سے افیون کھانیکی وبا میں مبتلا تھے انکا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے۔ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تھوڑی گولیوں کی اور ضرورت ہے۔ لہٰذا یکصد گولیاں بذریعہ خط ہذا بھیجدیجئے۔

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے کہ اسکی وجہ سے نہ اُٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے پھرتے حتیٰ کہ مریض کو کسی پہلو بھی چین نہیں آتا۔ اگر دمہ کے بیمار کو زندہ درگور کہا جائے تو یہ صحیح ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ دو ۲ ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے قیمت صرف تین ۳ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "سالانہ جلسہ پر جو آپ سے اکسیر دمہ۔ اکسیر البدن اور اکسیر اکبر لایا استعمال کیں حیران رہ جاتا ہوں اور خیال پر خیال آتا ہے کہ یہ نسخے آپ نے کہاں سے حاصل کئے۔ اگر میں پورا بیان کروں تو انشاء اللہ فلک بھی سربسجود ہو جائے۔ بلاشبہ آپکی ادویہ سے بجھتی ہوئی شمع پھر پوری طاقت سے روشن ہو جاتی ہے۔ انکی خوبیاں صرف استعمال سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ الفاظ میں کیسے بیان ہوں۔ آپکی محنت اور کوشش پر بیساختہ جزاکم اللہ احسن الجزا کہنے کو جی چاہتا ہے ان بے نظیر فوائد کے سامنے قیمت کی کوئی حقیقت نہیں۔ سالانہ جلسہ پر جو تکالیف اور عوارض عرض کئے تھے الحمد للہ وہ سب جاتے رہے۔ اب میں پوری صحت سے ہشاش بشاش ہوں"۔

اکسیر جریان

اس نامراد مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد۔ طبیعت سرد۔ چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اُکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد مرض انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنیکے لئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اس کی قیمت دس ۱۰ روپے بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی۔ مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت تین روپے رکھی جاتی ہے محصولڈاک علاوہ

بیس ۲۰ سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خانصاحب ساکن ٹکھیال۔ ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم نے لکھتے ہیں کہ "جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی۔ اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ بیس ۲۰ سال کے امراض احتلام جریان سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس ایجاد کے لئے آپ کو جزائے خیر دے"۔

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو تو اسوقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بے چینی ہوتی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے لگ جاتا ہے۔ ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے جس کی بو سے مچھر اسطرح بھاگتا ہے جسطرح لاحول سے شیطان اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے دو ۲ اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام چوہدری عطاء اللہ خان مولوی فاضل پرنٹر چھپکر سردار محمد یوسف ایڈیٹر و پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا۔